www.KitaboSunnat.com



فیاض الحسن جمیل الازہری*
ترجمہ وتلخیص: عمران اسلم☆

# امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اور علم قراءات میں اِن کی خدمات

پاکستان میں انکارِ قراءاتِ قرآنیہ اور انکارِ حدیث میں پیش پیش ادارہ 'المورد' کے ڈائریکٹر اور مجلّہ 'اشراق' کے مدیر مسٹر جاوید اَحمد غامدی اپنے کارہائے سیاہ کے اعتبار سے علمی وعوامی حلقوں میں غیر معروف نہیں۔ انہوں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ اسلام کا ہر وہ حکم جو مغرب یا مغرب زدہ افراد کیلئے کسی طرح سے بھی باعث تشویش ہے، اس کا کسی نہ کسی طرح انکار کر دیا جائے۔ ان کا ہر کام شریعتِ اسلامیہ کی توضیح وتشریح کے بجائے اس کی تحریف وتاویل پر مشتمل نظر آتا ہے۔ حدیثِ رسول کے بارے میں منفی شبہات پھیلانے کے علاوہ انہوں نے قراءاتِ قرآنیہ کے ردّ یعنی 'انکارِ قرآن' کا فریضہ بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ ان کا عام طریقۂ واردات یہ ہے کہ سلف صالحین میں سے کسی امام کی عبارتوں سے من چاہا مطلب نکال لیتے ہیں اور اپنے غلط نظریات کے حق میں بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں۔ متواتر قراءاتِ قرآنیہ کے انکار کے ضمن میں بھی انہوں نے اپنے نظریہ کی بنیاد امام سیوطی رحمہ اللہ پر رکھی ہے اور ان کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ وہ حدیثِ سبعہ احرف کو متشابہات میں شمار کرتے ہیں چنانچہ مختلف قراءاتِ قرآنیہ کا ثبوت ممکن نہیں۔ زیر نظر تحریر میں مضمون نگار نے مثبت انداز میں امام سیوطی رحمہ اللہ کے نظریۂ قراءات اور انکی خدماتِ علوم القراءات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موضوع پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی کام کیا جائے تا کہ غامدی صاحب جان سکیں کہ امام سیوطی رحمہ اللہ کے حوالے سے نظریۂ انکارِ قراءات کو پیش کرنا انتہائی ناقص مطالعہ کا نتیجہ ہے۔

واضح رہے کہ یہ مضمون اس سے قبل اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے تحقیقی مجلّہ علوم اسلامیہ میں الإمام جلال الدين السيوطي وأهمّ آثاره في علم القراء ات کے زیر عنوان عربی زبان میں شائع ہو چکا ہے، فاضل مترجم نے اسے غامدی تلبیسات کی توضیح کیلئے اُردو قالب میں ڈھالا ہے۔ 'کیا حدیثِ سبعہ أحرف متشابہات میں سے ہے؟' اس موضوع پر شمارہ ہذا صفحہ نمبر ۸۱۷ پر عمران اسلم کا مضمون اور قراءات نمبر دوم صفحہ ۳۴۷ پر شیخ القراء قاری محمد طاہر رحیمی صاحب کا مستقل مضمون شائع کیا گیا ہے جبکہ قراءات نمبر اول صفحہ ۴۹۴ پر حافظ محمد زُبیر کا مضمون 'قراءات متواترہ...... غامدی موقف کا تجزیہ' اس حوالے سے خصوصی طور پر لائق مطالعہ ہے۔ [ادارہ]

## نام

آپ کا پورا نام عبدالرحمٰن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر بن عثمان بن ناظر الدین محمد بن

* اللغة العربية وآدابها، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور میں ایم اے کے طالب علم
☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، ورُکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیف الدین خضر بن نجم الدین اَبی الصلاح اَیوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الهمام الخضري الأسیوطي ہے۔[حسن المحاضرة في أخبار مصر والقاهرة للسیوطي: ۱/۱۵۵]

## کنیت

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی کنیت اَبوالفضل ہے جو کہ رئیس القضاۃ عزالدین اَحمد بن اِبراہیم نے مقرر کی۔

[النور السافرة: ۱/۵۴]

## وِلادت

آپ کی وِلادت یکم رجب ۸۴۹ھ بروز اتوار بعد نماز مغرب قاہرہ میں ہوئی۔

## اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا اِنتساب

'اسیوط' کی طرف نسبت سے آپ 'اسیوطی' مشہور ہوئے۔'مراصد الاطلاع' میں ہے کہ 'اسیوط' صعید مصر کے نواح میں دریائے نیل کے مغربی کنارہ پر واقع ایک شہر کا نام ہے۔[حسن المحاضرة: ۱/۱۵۵]

بعض کتب میں اس شہر کا نام 'سیوط' ہمزہ کے بغیر ذکر کیا گیا ہے۔

## خاندانی پس منظر

آپ کے آباؤ اَجداد کا شمار اہل علم، بااثر اور معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔آپ کے والد گرامی شافعی مذہب کے فقہاء میں سے تھے۔ جب اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی عمر صرف پانچ سال اور سات ماہ تھی آپ کے والد جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔آپ اس وقت قرآن کریم کی سورۃ تحریم تک حفظ کر چکے تھے۔اس کے بعد آپ یتیمی کی حالت میں پلے بڑھے۔آپ کے والد نے 'فتح القدیر' کے مصنف کمال بن ہمام کو اپنے بیٹے کی تربیت اور سرپرستی کی وصیت کی تھی۔

## تعلیم وتربیت اور اَساتذۂ کرام

بچپن ہی سے سیوطی پر ذہانت وفطانت کے آثار نمایاں تھے۔آپ ابھی آٹھ سال کے تھے کہ مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا۔اس کے بعد العمدة، المنهاج الفقهي، المنهاج الأصولي اور ألفية ابن مالك حفظ کر کے ۸۶۴ھ میں باقاعدہ طور پر حصول علم میں مشغول ہوگئے اور اپنے دور کے اکثر ماہرین فن سے پڑھا اور ان کی خدمت میں طویل عرصہ گزارا۔

## حصول علم کیلئے سفر

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور بہت سے مصری شہروں کا سفر کیا۔انہی اسفار کے دوران آپ حج کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے۔زمزم پیتے ہوئے آپ نے جو دعائیں کیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اللہ مجھے علم حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور فقہ میں اپنے اُستاد شیخ سراج الدین بلقینی جیسا بلند مرتبہ عطاء فرما۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا علمی مرتبہ

امام سیوطی رحمہ اللہ فنون اور بہت سے علوم میں رتبہ اِمامت کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب 'حسن المحاضرۃ' میں ذکر کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص سات علوم میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں، جو یہ ہیں:

''تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع۔''

آپ اپنی کتاب 'الرد علی من أخلد إلی الأرض وجهل أن الإجتهاد في كل عصر فرض' میں رقمطراز ہیں:

''روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک خضر، قطب یا کسی ولی اللہ کے علاوہ حدیث اور عربی کا مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں۔''

اِن کا یہ دعویٰ عربی زبان کے بارے میں تو تسلیم کیا جا سکتا ہے البتہ حدیث کے بارے میں ان کا یہ دعویٰ غیر درست ہے، اِلا یہ کہ اس سے متون حدیث کا حفظ مراد ہو یا سخاوی کے علاوہ مراد ہو۔ نیز اُنہوں نے لکھا ہے کہ فقہ کے سوا باقی تمام فنون میں ان کے اَساتذہ میں سے بھی کوئی اِن کے ہم پلہ نہیں ہے البتہ فقہ میں ان کے شیخ کی معلومات وسیع اور زیادہ ہیں۔

اور ہاں اُصول فقہ اور علم الجدل والتصریف میں مذکورہ سات علوم سے کچھ کم معلومات ہیں ان کے بعد علم الإنشاء والترسل اور علم المیراث، اس کے بعد علم القراء ت ہے جس میں ان کا کوئی اُستاذ نہیں اور اس کے بعد علم الطب کی معلومات ہیں۔ [حسن المحاضرۃ: ۱/۱۵۷]

منطق کے متعلق لکھتے ہیں کہ آغاز میں اس کے متعلق کچھ پڑھا تھا بعد میں اس سے طبیعت اچاٹ ہوگئی اور ابن صلاح کا اس علم کی حرمت کے متعلق فتویٰ پڑھا تو اسے بالکل ترک کر دیا اور اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے مجھے علم حدیث عطا فرمایا۔

منطق کے متعلق آپ نے دو رسالے تحریر فرمائے:

① القول المشرق في تحريم الإشغال بالمنطق

② صون المنطق والكلام عن فن المنطق والكلام

علم حساب آپ کے نزدیک بڑا مشکل تھا۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب میں حساب سے متعلق کوئی مسئلہ دیکھوں تو وہ میرے لیے اِتنا مشکل اور بھاری ہوتا ہے کہ گویا مجھے پہاڑ اٹھانا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ مجھے دو لاکھ اَحادیث زبانی یاد ہیں۔

آپ نے قصبہ رضوان میں باب فرویلہ کی جانب پہلے خیمہ میں واقع جامع الکردی کی جگہ موجود مدرسہ محمودیہ کے کتب خانہ سے خوب اِستفادہ کیا۔ یہ مدرسہ مصر کے شاندار مدارس میں شمار ہوتا ہے۔

'أنباء القمر' میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس مکتبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس مکتبہ میں موجود بے بہا کتب قاہرہ میں آج کل موجود تمام کتابوں سے زیادہ قیمتی اور مفید ہیں۔ یہ کتابیں وہ ہیں جو ابرہان بن جماعہ نے زندگی بھر جمع کیں اور ان کی وفات کے بعد محمود آستادار نے ان کے ترکہ میں سے یہ کتابیں خرید کر بایں شرف وقف کر دیں کہ ان میں سے کوئی کتاب مدرسہ سے باہر نہ جانے پائے۔''



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ کتب خانہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحویل میں رہا اس وقت اس میں تقریباً چار ہزار جلدیں تھیں۔ آپ نے اس کتب خانہ کی فہرست مرتب کی تھی۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کو ملکہ اجتہاد اور اس کی تمام ضروری معلومات حاصل تھیں۔ آپ اپنی کتاب حسن المحاضرہ، الرد علی من أخلد إلی الأرض، طرز العمامۃ اور مسالك الحنفاء میں لکھتے ہیں:

''میں اگر ہر مسئلہ کے متعلق نقلی، عقلی دلائل، اس کے اُصول واعتراضات مع جوابات، اس بارے میں مختلف مذاہب کے اختلاف اور ان کے مابین موازنہ وغیرہ کے بارے میں رِسالہ لکھنا چاہوں تو اپنی قوت یا طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور توفیق سے لکھ سکتا ہوں۔''

اس کے ساتھ ساتھ آپ بڑے زود نویس، حاضر جواب، صحیح العقیدہ، متواضع، قناعت پسند اور بڑے عبادت گزار تھے۔ اُمراء وملوک کے تحائف قبول نہ کرتے تھے سلطان غوری نے ایک بار آپ کی خدمت میں ایک غلام اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ نے دینار واپس کر دیئے اور غلام لے کر آزاد کر دیا اور مدینہ نبویہ میں حجرہ نبویہ کا خادم مقرر کر دیا۔ اور بادشاہ کے قاصد سے کہا: تم دوبارہ تحائف اور ہدایا لے کر نہ آنا، ہمیں اللہ نے ان چیزوں سے مستغنی کر رکھا ہے۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے اصولوں کے مطابق فتوے دیئے اور اکثر فنون کے بارے میں شاندار کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کے فتاویٰ اور مؤلفات بہت زیادہ معروف ہوئے اور ہر علاقہ کے اَہل علم نے اُنہیں شرفِ قبولیت سے نوازا۔

اس کے بارے میں آپ 'مقامہ مزہریہ' میں فرماتے ہیں:

''میں نے سترہ برس تک فتوے لکھے اور چالیس برس کی عمر تک تدریس و اِفتاء سے متعلق رہا، اس کے بعد معذرت کر کے یہ دونوں کام چھوڑ کر عبادت اور تصنیفات میں مشغول ہوگیا۔''

## آپ کے مشہور اَساتذۂ کرام

① سراج الدين البلقيني رحمہ اللہ
② علم الدین رحمہ اللہ
③ شہاب الدين الشارمساحی رحمہ اللہ
④ الشرف المناوی ابوزکریا یحییٰ بن محمد رحمہ اللہ
⑤ تقی الدين الشمي رحمہ اللہ
⑥ شیخ محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی رحمہ اللہ
⑦ سیف الدین حنفی رحمہ اللہ
⑧ جلال الدین المحلي رحمہ اللہ
⑨ احمد بن ابراہیم حنبلی رحمہ اللہ
⑩ الزین العقبي رحمہ اللہ
⑪ البرہان ابراہیم بن عمر البقاعی رحمہ اللہ
⑫ الشمس السیر امی رحمہ اللہ

## علم قراءات میں اِمام موصوف کی خدمات

امام سیوطی رحمہ اللہ نے قراءات کے موضوع پر بہت سی کتب تصنیف کیں۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کی پہلی کتاب قراءات کے موضوع پر لکھی۔ جس کا نام 'شرح الاستعاذۃ والبسملۃ' تھا۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

زندگی میں سب سے پہلے میں نے جو کتاب تالیف کی اس کا نام 'شرح الإستعاذۃ والبسملۃ' ہے۔ کتاب مکمل



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر کے میں نے علم الدین البقینی کے سامنے پیش کی تو اُنھوں نے اس پر تقریظ تحریر کی۔ [شذرات الذهب:۸/۵۳]
اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے علوم قرآن، تفسیر اور قراءات کے موضوع پر درجنوں کتب تحریر کیں اُن میں سے مشہور اور چنیدہ کتب تصنیفات یہ ہیں:

① شرح الاستعاذة والبسملة
② الإنصاف في تمييز الأوقاف
③ الدر النثير في قراءة ابن كثير
④ شرح حرز الأماني ووجه التهاني
⑤ الإتقان في علوم القرآن
⑥ لباب النقول في أسباب النزول
⑦ الدرّ المنثور في التفسير بالمأثور
⑧ أسرار التأويل
⑨ الإكليل في إستنباط التنزيل
⑩ تناسق الدرر في تناسب الآيات والسور
⑪ ترجمان القرآن
⑫ حجاز الفرسان إلى مجاز القرآن
⑬ متشابه القرآن
⑭ مفحمات في مبهمات القرآن
⑮ مراصد المطالع في تناسب المقاطع والمطالع
⑯ معترك الأقران في إعجاز القرآن
⑰ الجواهر في علم التفسير
⑱ تناسب الدرر في تناسب السور
⑲ تكملة تفسير الجلالين
⑳ النموذج اللبيب في خصائص الحبيب
㉑ الألفية في القراء ات العشر

اِمام صاحب نے قراءات کے موضوع پر اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب تالیف کیں۔ مذکورہ کتب میں سے چند کا تعارف پیش خدمت ہے:

## ① شرح الإستعاذة والبسملة

یہ کتاب آپ نے نوعمری میں لکھ ڈالی تھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے امام صاحب نے اس میں 'تعوذ' اور 'بسملہ' کے الفاظ واَحکام پر تفصیلی بحث کی ہے۔ علاوہ اَزیں 'تعوذ' اور 'بسملہ' میں قراء کا اختلاف بیان کرتے ہوئے قراءات میں ان کی چار کیفیات کی وضاحت کی گئی ہے۔

## ② الإنصاف في تمييز الأوقاف

یہ کتاب بھی قراءات سے متعلقہ ہے جس میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے وقف کے اَحکام اور وجوہ کا تذکرہ کرتے ہوئے وقف کے وقت بعض کلماتِ قرآنیہ میں قراء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ وقف کی کیفیت اور وقف کے بعد اِبتداء کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اِبتداء اور اِعادۃ کے اَحکام کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

## ③ الدر النثير في قراءة ابن كثير

علم قراءات پر امام صاحب کی یہ ایک مستقل کتاب ہے۔ جس میں آپ قراءِ سبعہ میں سے دوسرے امام، ابن کثیر رحمہ اللہ کی قراءت کو زیر بحث لائے ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی دیگر قراء سے مختلف ایک مستقل قراءت موجود ہے۔ مثلاً قراء میں سے آپ اکیلے اِدغام کبیر کے قائل ہیں اور ورش کی طرح آپ نے بعض کلمات میں تقلیل بیان کی



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ کتاب میں ورش کی قراءت کی بھی تفصیلی وضاحت موجود ہے۔

## ④ شرح حرز الأماني ووجه التهاني (شرح شاطبیہ)

’حرز الأماني ووجه التهاني‘ امام شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ہے جو در اصل ابوعمرو عثمان بن سعید الدانی رحمہ اللہ کی کتاب ’التیسیر‘ کی منظوم شکل ہے۔ ’حرز الأماني ووجه التهاني‘ اور ’تیسیر‘ پر بہت سے علماءِ کبار کی جانب سے بسیط شروحات لکھی گئی ہیں۔ اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے بھی ’قصيدة لامية للشاطبي‘ کے نام سے شاطبیہ کی انتہائی شاندار شرح لکھی ہے۔ اِفادے کے اعتبار سے یہ کتاب نمایاں مقام کی حامل ہے۔ یہ کتاب مخطوط ہے جس کے تین نسخے مل سکے ہیں۔ پہلا نسخہ ۱۲۰، دوسرا ۹۰ اور تیسرا ۱۲۰ اصفحات پر مشتمل ہے۔ [کشف الظنون: ۵۲۰/۱]

## ⑤ الإتقان فی علوم القرآن

اس کتاب کو علوم قرآن پر مشتمل ایک دستاویز کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس میں امام صاحب نے علوم قرآن کی اسی (۸۰) اَقسام کا تفصیلی تذکرہ قلمبند کیا ہے جن میں سے ۲۰/ اَقسام علم قراءات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہیں۔ بطور مثال ان میں سے چند پیش خدمت ہیں:

① ۲۲ تا ۲۷ ویں قسم تک متواتر، مشہور، آحاد، شاذ، موضوع اور مدرج پر مشتمل ہیں۔
② ۲۸ ویں قسم وقف وابتدا کی معرفت پر مبنی ہے۔
③ ۳۰ ویں قسم اِمالہ اور فتح کی وضاحت میں ہے۔
④ ۳۱ ویں قسم اِدغام، اِظہار، اِخفاء اور اقلاب پر مشتمل ہے۔
⑤ ۳۳ ویں قسم تخفیف ہمزہ کے بارے میں ہے۔
⑥ ۳۴ ویں قسم کیفیات قراءت کی وضاحت میں ہے۔
⑦ فصل سادس مختلف افراد سے قراءت اَخذ کرنے کی کیفیت اور اس کے جمع کرنے پر مشتمل ہے۔

## ۲۲ تا ۲۷ ویں قسم کی مختصر وضاحت

علامہ سیوطی رحمہ اللہ اس بحث میں رقمطراز ہیں کہ قاضی جلال الدین البلقيني رحمہ اللہ نے فرمایا:

قراءت، متواتر، آحاد اور شاذ میں منقسم ہے۔ متواتر سے مشہور سات قراءات مراد ہیں، جبکہ آحاد میں بقیہ تین قراء اور صحابہ کرام کی قراءت ملحق ہے۔ اور شاذ سے مراد تابعین یعنی اعمش رحمہ اللہ، یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ، ابن جبیر رحمہ اللہ اور دیگر کی قراءت ہے۔ امام صاحب کی یہ رائے نظر ثانی کے قابل ہے۔ اس حوالے سے علامہ جزری رحمہ اللہ کا مؤقف زیادہ صحیح اور واضح ہے جو کہتے ہیں:

ہر وہ قراءت جو لغت عرب کی کسی بھی وجہ سے موافق ہو، مصاحفِ عثمانیہ سے مطابقت رکھتی ہو اگر چہ احتمالاً ہی اور اس کی سند بھی صحیح ہو تو وہ قراءت صحیح ہے۔ جس کو نہ تو رد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا اِنکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ حروف سبعہ میں سے ہے جو بطورِ قرآن نازل ہوا اور لوگوں پر اُن کا قبول کرنا واجب ہے، برابر ہے کہ چاہے یہ آئمہ سبعہ سے منقول ہو، عشرہ سے ہو یا پھر دیگر مقبول آئمہ سے۔ [الإتقان في علوم القرآن: ۱۹۹/۱]



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تینتیسویں قسم کی مختصر وضاحت

اِمام موصوف اس بحث میں فرماتے ہیں:

ہمزہ کے اَحکام اس قدر زیادہ ہیں کہ اُن کے اِحاطے کے لیے مستقل جلد کی ضرورت ہے۔ البتہ مختصراً اہل فن نے فن قراءات میں اِن کی چار اقسام بیان کی ہیں:

① نقل حرکت: یعنی حرکت ہمزہ کو ماقبل ساکن حرف کی طرف نقل کر دینا اور ہمزہ کو گرا دینا۔ جیسے ’قَدْ أَفْلَحَ‘ سے ’قَدَ افْلَحَ‘ یہ امام نافع رحمہ اللہ کی ورش کے طریق سے قراءات ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ صحیح ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں۔ امام ورش نے پورے قرآن میں ایسی مثالوں کو نقل کے ساتھ بھی پڑھا ہے سوائے ’کِتَابِیَهْ إِنِّي ظَنَنْتُ‘ کے۔ اسے وہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جبکہ دیگر جمیع قراء پورے قرآن میں اس جیسی تمام مثالوں کو تحقیق کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔

② اِبدال: ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حروف مدہ سے بدل دینا۔ ماقبل حرف پر اگر زبر ہو گی تو الف سے، زیر ہو گی تو یا سے اور پیش ہو گی تو واؤ سے ابدال ہو گا۔ جیسے ’وَأْمُرْ أَهْلَكَ‘ سے ’وَامُرْ اَهْلَكَ‘، ’یُؤْمِنُونَ‘ سے ’یُومِنُونَ‘ اور ’جِئْتَ‘ سے ’جِیتَ‘ یہ امام ابوعمرو رحمہ اللہ کے شاگرد سوسی کی روایت ہے۔

③ تسہیل بین بین: یہ اس صورت میں ہوتی ہے جب ایک ہی کلمہ میں دو ہمزہ آ جائیں۔ جب دونوں ہمزہ مفتوح ہوں تو امام نافع رحمہ اللہ، امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ، امام ابوعمرو رحمہ اللہ اور ہشام رحمہ اللہ دوسرے ہمزے کی تسہیل کرتے ہیں اور امام ورش رحمہ اللہ دوسرے ہمزہ کا الف سے اِبدال کرتے ہیں۔ ابن کثیر رحمہ اللہ دو ہمزوں کے درمیان اِدخال نہیں کرتے جبکہ قالون رحمہ اللہ، ہشام رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ اِدخال کرتے ہیں۔ باقی جمیع قراء دونوں ہمزوں میں تحقیق کرتے ہیں۔ اگر ایک ہمزہ مفتوح اور دوسرا مکسور ہو تو نافع، مکی اور بصری تسہیل کرتے ہیں، قالون اور ابوعمرو اِدخال بھی کرتے ہیں باقی جمیع قراء تحقیق کرتے ہیں۔ پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم ہو جیسے ’أَؤُنَبِّئُكُمْ‘ اس میں نافع، مکی اور بصری تسہیل کرتے ہیں۔ قالون اِدخال بھی کرتے ہیں جبکہ باقی جمیع قراء تحقیق کے قائل ہیں۔ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے ہمزہ کو جو واؤ کی شکل میں لکھا گیا ہے اس سے صحابہ کا یہ اِشارہ کرنا مقصود تھا کہ تسہیل بالواؤ ہو گی۔

④ الاسقاط: جب دو ہمزے دو کلموں میں ہوں اور متفق الحرکت ہوں تو اگر دونوں مکسور ہوں گے تو امام ورش اور قنبل دوسرے ہمزہ میں تسہیل بالیاء کرتے ہیں۔ قالون اور بزی پہلے ہمزہ کو یائے مکسورہ سے بدل دیتے ہیں۔ اَبوعمرو بصری رحمہ اللہ گرا دیتے ہیں جبکہ باقی تمام قراء تحقیق کرتے ہیں۔ اور اگر دونوں مفتوح ہوں تو ورش اور قنبل دوسرے ہمزہ کو تسہیل بالالف کرتے ہیں، قالون، بزی اور ابوعمرو گرا دیتے ہیں باقی تمام قراء تحقیق کرتے ہیں۔ اگر دونوں مضموم ہوں تو ابوعمرو بصری اسقاط۔ قالون، بزی تسہیل اور ورش قنبل اِبدال کریں گے جبکہ باقی جمیع قراء تحقیق۔ اِس بارے میں اختلاف ہوا ہے کہ پہلے ہمزہ کو گرایا جائے گا یا دوسرے کو۔ ابوعمرو کا خیال ہے کہ پہلے کو، جبکہ خلیل کا کہنا ہے کہ دوسرے کو گرایا جائے گا اور اس کا اَثر مد پہ بھی ہو گا۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## چونتیسویں قسم

قراءات کی تین قسمیں ہیں:

① تحقیق: یعنی ہر حرف کو اس کا مکمل حق دینا۔ مد، تحقیق اور تشدید کو اچھی طرح اَدا کرنا اور حروف کی اَدائیگی میں ہر ہر حرف کو اس قدر نکھار کے اَدا کرنا کہ ہر حرف کی علیحدہ علیحدہ سمجھ آئے، اور وقوف کا خیال رکھ کے پڑھا جائے۔ یہ اِمام حمزہ اور ورش کا طرز تلاوت ہے۔

② الحدر: قدرے تیزی سے تلاوت کرنا یعنی مدود میں قصر کرنا اور سکون اختلاس، اِبدال، اِدغام کبیر اور ہمزہ کو قدرے جلدی اَدا کرنا۔ یہ ابن کثیر رحمہ اللہ، ابو جعفر رحمہ اللہ، ابو عمرو رحمہ اللہ اور یعقوب رحمہ اللہ کا طرزِ تلاوت ہے۔

③ تدویر: یعنی حدر اور تحقیق کے درمیان پڑھنا۔ اکثر قراء کا طرزِ تلاوت یہی ہے۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی تفاسیر 'تفسیر جلالین' اور 'الدر المنثور في التفسير بالمأثور' کا تعارف راقم الحروف کے دوسرے مضمون 'کیا حدیث سبعہ اَحرف متشابہات میں سے ہے؟ اِمام سیوطی رحمہ اللہ کے مؤقف کے تجزیہ' میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

## وفات اور مدفن

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے ۱۹؍ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ جمعہ کی رات سات روز تک بائیں بازو کے شدید وَرم میں مبتلا رہنے کے بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات کے وقت سورۃ یٰسین کی خود تلاوت فرمائی۔ آپ کی نماز جنازہ الروضہ کی جامع الشیخ احمد اباریقی میں شعرانی نے پڑھائی۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے مصر العتیقہ کی جامع جدید میں دوبارہ نمازہ جنازہ پڑھی۔ بوقت وفات آپ کی عمر اکسٹھ سال اور دس ماہ تھی۔ آپ قاہرہ میں حوش قوصون میں دفن کیے گئے۔ یہ مقام باب القرافة (جو عام لوگوں میں جعفر الصادق کی بیٹی کے نام سے معروف ہے۔) کے باہر واقع ہے۔ [الکواکب السائرة بأعیان المائة العاشرة:۱/۲۳۷]

دمشق میں بھی آپ کا ایک غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا گیا جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو غسل دینے والے شخص نے آپ کے قمیص اور عمامے کو محفوظ کر لیا جو بعد میں لوگوں نے بھاری قیمت اَدا کر کے بطور تبرک اَپنے لیے خرید لیا۔ [الکواکب السائرة بأعیان المائة العاشرة:۱/۲۳۱]

یہ سلطان غوری کا دور تھا۔ لوگ ایک دوسرے پر بہت ظلم کیا کرتے تھے لیکن کسی نے بھی آپ کے ترکہ کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ سلطان نے کہا کہ شیخ نے زندگی بھر ہم سے کوئی چیز قبول نہ کی لہٰذا اَب کوئی ان کے ترکہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ ان کی قبر پر قبہ تعمیر کیا گیا۔

یاد رہے کہ اسیوط میں مسجد سیدی جلال کے اَندر بھی ایک قبر واقع ہے۔ شیخ کا اس قبر سے کوئی تعلق نہیں یہ آپ کے اَجداد میں سے کسی کی قبر ہے۔ [تدریب الراوي: ص۲۹]

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی شہرت کی وجہ سے یہ مسجد آپ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ تیمور پاشا کی تحقیق کے مطابق آپ نے کوئی اَولاد نہیں چھوڑی۔ 'سیوط' میں جو لوگ آپ کی طرف منسوب ہیں وہ آپ کی نسل میں سے نہیں۔ وہ مسجد کے منتظم یا خدام کی نسل میں سے ہیں۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ